المقامات لاستجابہ الدعوات

المعروف

دعاؤں کی قبولیت کے مقامات

(تصنیف لطیف)

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح مفتی

نور اللہ مرقدہ

محمد فیض احمد اویسی رضوی

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

"المقامات لاستجابة الدعوات"

المعروف

دعاؤں کی قبولیت کے مقامات

از

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت ،فیضِ ملّت ،مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگراس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کی تصحیح کر لی جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ

مسلمان برادری شاکی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ خودفرماتا ہے مجھ سے مانگومیں تمہاری دعاکوقبول کروں گا پھر ہزاروں بار مانگنے سے کچھ نہیں دیتا اس کی وجہ کیا ہے؟ اعلیٰ حضرت امام شاہ احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ اس گتھی کو سلجھاتے ہوئے فرماتے ہیں،''اے عزیز! آدمی کو چاہیے اگر دعا قبول نہ ہوتو اسے اپنا قصور سمجھے خدا کی شکایت نہ کرے کہ اس کی عطا میں نقصان نہیں تیری دعا میں نقصان ہے''۔

اُس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر — تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

ہرچہ ہست از قامت ناسازبے اندام ماست
ورنہ تشریف توبربالائے کس کوتاہ نیست

کسی پرکم نہیں فضل وکرم تیرا میرا مولیٰ — یہ بداعمالیوں کا ہے نتیجہ کہ پریشاں ہوں

اے عزیز! دعا چند اسباب سے رد ہوتی ہے اس کا ایک سبب شرطِ ادب کا فوت ہونا ہے اور یہ بندے کا قصور ہے۔ اپنی خطا پر نادم نہ ہونا اور خدا کی شکایت کرنا بڑی بے حیائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک شخص سفر دراز کرے بال اُلجھے، کپڑے گرد میں اٹے، اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے یارب یارب کہے اور اس کا کھانا حرام سے، پینا حرام سے اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔ سفر اور پریشان حالی کا ذکر اس لئے فرمایا کہ یہ زیادہ جالب رحمت ومورث اجابت ہوتے ہیں (یعنی رحمت کو زیادہ کھینچ لانے والے اور دعا کی قبولیت کا باعث ہوتے ہیں) بایں ہمہ (اس کے باوجود) جب اکل وشرب (کھانا پینا) حرام سے ہے امید اجابت نہیں۔ [1]

حدیث مذکورہ کا ایک شعر میں خلاصہ کیا گیا ہے،

جب بندہ کہتا ہے یارب میرا حال دیکھ — اللہ کہتا ہے پہلے تو اپنا نامہ اعمال دیکھ

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور بھی مواقع اجابت دعا احسن الدعاء میں لکھے ہیں ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

زارات پر دعائیں ﴾ یہ طریقہ قرآنِ مجید نے بتایا ہے اور حضرت زکریا پیغمبر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے

---

[1] (اُحسن الوعاء لآداب الدعاء مع ذیل المدعاء لأحسن الوعاء، فصل ششم موانع اجابت میں، صفحہ ۱۵۳،۱۵۴، ناشر مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

فرمایا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ لا وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ج قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ط قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ج قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ج اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ o (پارہ۳،سورۂ آل عمران،آیت ۳۷،۳۸)

جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا، بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب! میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

فائدہ حضرت زکریا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نرینہ اولاد نہ تھی جب دیکھا کہ بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صاحبِ کرامت خاتون ہیں ان کے آستانہ (''هُنَالِكَ'' میں اشارہ ہے) پر اللہ تعالیٰ سے اولاد کی استدعا کی۔ اہل سنت کو ایک پیارے پیغمبر علیہ السلام کی سنت نصیب ہے کہ مشکلات کے وقت بالخصوص اولاد کے لئے آستانوں پر جا کر اللہ تعالیٰ سے اہلِ مزارات کے وسیلہ سے دعائیں مانگتے ہیں۔ قدرت کی شان کہ اکثر لوگوں کی دعائیں بالخصوص اولاد عطا ہو جاتی ہے یہ بھی حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجابت دعا کی برکت ہے کہ انہیں بھی آستانۂ مریم کی برکت سے بچہ مل گیا چنانچہ ان کی دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ لا اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى (پارہ۳،سورۂ آل عمران،آیت ۳۹)

ترجمہ: تو فرشتوں نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا۔

الحمد للہ اکثر اہلِ سنت کو آستانوں کی برکت سے بچے مل جاتے ہیں اور دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

دوسروں سے دعا کی طلب اس کی مستقل مفصّل بحث آئیگی یہاں اتنا عرض ہے کہ انسان کا اپنی دعا کا حال تو زبوں ہے اسی لئے ان کی دعاؤں کا سہارا لیا جن کی دعائیں ہر وقت مستجاب ہوتی ہیں۔ چند مخصوص مستجاب الدعوات بزرگان کی فہرست ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرت شیخ عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(۲) یحییٰ بن یحییٰ تلمیذ امام مالک جامع مؤطا شریف
(۳) حضرت سعد صحابی از عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۴) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ
(۵) سیدنا شیخ عبدالقادر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۶) امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نوٹ یہ صرف چند نمونے عرض کئے ہیں کہ بعض بندگانِ خدا وہ بھی تھے جن کی شان تھی ''تیرے منہ سے نکلی بات ہو کے رہی'' چونکہ اہل سنت انبیاء و اولیاء کو زندہ سلامت باکرامت مانتے ہیں اسی لئے ان کی مستجاب دعا کے لئے ان کے مزارات کی حاضری دیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور مزارات والوں کے صدقے ہماری مشکل حل فرمائے اور الحمدللہ ہم اس مقصد میں کامیاب بھی ہیں۔

فقط و السلام

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** غفرلہٗ

۲۳ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

بہاول پور۔ پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس رسالہ کے لکھنے کا موجب یہ ہوا کہ اہلِ سنت مزارات پر حاضری کے بعد ایصالِ ثواب کر کے دعائیں مانگتے ہیں اس پر وہابیوں، دیوبندیوں، نجدیوں نے شرک کا فتوی جڑ دیا۔ ادھر خود لکھتے ہیں کہ چند ایسے مقامات ہیں جہاں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ ہمارا سوال ہے کہ اِن مقامات پہ دعا مانگنا عین اسلام اور مزاراتِ انبیاء واولیاء کے نزدیک شرک کیوں؟ فقیر ان مقامات کی نشاندہی کرتا ہے اسی لئے اِس کا نام "المقامات لاستجابة الدعوات" رکھا ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰه العلی العظیم

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

۱۶ جون ۱۹۹۰ء

مقدمہ بعض مقامات ایسے ہیں جہاں استجابۃ دعا کی قوی امید کی جاسکتی ہے۔ فقہاء کرام کے علاوہ منکرین کو بھی مسلم ہے کہ بعض مقامات ایسے ہیں کہ وہاں انبیاء اور اولیاء کرام آرام فرما نہیں بلکہ یہ مقامات صرف ان سے منسوب ہیں کہ کسی وقت کسی محبوبِ خدا کا یہاں گزر ہوا یہاں اقامت گزیں ہوئے وغیرہ وغیرہ لیکن اس سے کسی کو شرک کا وہم تک نہیں بلکہ تمام متفق ہیں لیکن جہاں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی ولی اللہ آرام فرما ہیں وہاں شرک کا فتوی کیوں؟ ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو ضد ہے تو صرف انبیاء واولیاء سے۔ یہ چند مقامات ایسے ہیں جو استجابۃ الدعاء کے مراکز مشہور ہیں ان کی

فہرست ملاحظہ ہو۔

فہرست مقاماتِ قبولیت دعا اور اُن کا وقت

نام	وقت
فوراً کعبہ شریف پر نگاہ پڑنے پر	صبح
رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان	صبح
حطیم کے اندر	صبح
میزابِ رحمت کے نیچے	صبح
مقامِ ابراہیم کے قریب	صبح
مستجابہ یعنی رکن یمانی اور خانہ کعبہ کے غربی حصہ میں	صبح
مسجد الحرام	قبل طلوع
بین المیلین لاخضرین	قبل طلوع
مزدلفہ پر	قبل طلوع
مشعر الحرام میں	قبل طلوع
مسجد کبش میں مذبحہ حضرت اسماعیل علیہ السلام	قبل طلوع
حجر اسود کے پاس	قبل طلوع
اندرونِ خانہ کعبہ، چاروں کونوں اور ستونوں کے درمیان	قبل طلوع
مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (روز دوشنبہ)	قبل طلوع
غار جبل ثور	ظہر
مسجد معیت (واقع منی میں)	ظہر
جبل ابو قبیس پر	ظہر
مقامِ مرسلات پر جہاں سورۃ مرسلات نازل ہوئی	ظہر

مفارہ فتح کے قریب	ظہر
صفا ومروہ پر	بعد عصر
چاہِ زمزم کے پاس	غروب
عرفات میں جبل رحمت کے قریب	غروب
دارِ خیزراں (قریب بہ صفا)	بین العشائین
مسعی پر وقت سعی کے	ہر وقت
مطاف پر وقت طواف	ہر وقت
مطاف میں مقابل کعبہ	نصف اللیل
ملتزم کے قریب	نصف اللیل
منیٰ میں	چودھویں رات میں
حجر متکا کے پاس	یکشنبہ
مسجد خیف	چہارشنبہ
دار خدیجۃ الکبریٰ	شب جمعہ
قبر شیخ ابوالحسن	شب جمعہ
نزد قبر حضرت خدیجۃ الکبریٰ	شب جمعہ
نزد قبر سفیان ابن عینیہ	شب جمعہ
نزد قبر شیخ فضیل بن عیاض	شب جمعہ
نزد قبر امام عبدالکریم بن ہوازن القشیری	شب جمعہ
نزد قبر عبداللہ الحسن بن ابی عمیر	جمعہ
وقت داخل ہونے باب السلام	ہر وقت
قبر عبداللہ الحسن بن ابی عمید	جمعہ

نوٹ ﴾ یہ فہرست فقیر نے دیوبندیوں کے ایک مصنف کی کتاب الحج سے نقل کی ہے۔آنے والے اوراق کی فہرست امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف"أحسن الوعاء لآداب الدعاء مع ذیل المدعاء لأحسن الوعاء" سے لی گئی ہے اگرچہ اس میں بعض مقاماتِ مذکورہ کا ذکر ہے لیکن چونکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی طرف مدلل ہے اسی لئے انشاء اللہ مفروح القلب ثابت ہوگی۔

فہرست مقامات مستجابہ بیان کردہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز از احسن الدعاء

مطاف ﴾ یہ وسطِ مسجد الحرام شریف میں ایک گول قِطعَہ ہے،سنگِ مرمر سے مَفرُوش (یعنی زمین کا وہ ٹکڑا جس پر سنگِ مرمر بچھا ہوا ہے)اس کے بیچ میں کعبہ معظّمہ ہے یہاں طواف کرتے ہیں،زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مسجد اسی قدر تھی۔

ملتزم ﴾ یہ کعبہ معظّمہ کی دیوارِ شرقی کے پارہ جنوبی کا نام ہے،جو درمیان درِ کعبہ وسنگِ اَسود واقع ہے،یہاں لپٹ کر دعا کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں جب چاہوں جبرائیل کو دیکھ لوں کہ ملتزم سے لپٹا ہوا کہہ رہا ہے، یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ [۲]

اے ہر شئے کو اپنی قدرت سے موجود کرنے والے!اے بزرگی والے!مجھ سے اپنی نعمت کو دور نہ فرمانا جو تو نے مجھے عطا فرمائی۔

الحمد للہ کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم سے اللہ عزوجل نے اس گدائے بے نوا کو بھی یہ دعا کرامت فرمائی بارہا ملتزم سے لپٹ کر عرض کیا ہے، "یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ" أَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ عَمَّ نَوَالُه سے اُمید قبول ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ أَجْمَعِيْنَ

مستجار ﴾ مُستَجار کہ رکنِ شامی و یمانی کے درمیان مُحاذی مُلتَزَم (ملتزم کے سامنے والی دیوار میں) واقع ہے یا بر قیاس سابق یوں کہیے کہ یہ کعبہ معظّمہ کی دیوارِ غربی کے پارہ جنوبی کا نام ہے،جو درمیان درِمَسدُود و رکنِ یمانی واقع ہے۔

داخل بیت (بیت اللہ شریف کی عمارت کے اندر)

زیرِ میزاب

---

[۲] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح،کتاب اسماء اللہ تعالیٰ،جلد۴،صفحہ۱۵۸۳،دار الفکر،بیروت)

حطیم

حجرِ اسود

رکن یمانی ﷺ خصوصاً جب کہ طواف کرتے وہاں گزرہو۔حدیث شریف میں ہے یہاں اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [۳]

یعنی اے اللہ میں تجھ سے دعاوآخرت میں معافی اور ہر برائی سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔اے رب ہمارے! ہمیں دنیا وآخرت کی بھلائی عطا فرما اورہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

کہے ہزار فرشتے آمین کہیں گے۔

خلف مقامِ ابراہیم (مقام ابراہیم کے پیچھے)

نزدزمزم (چاہ زمزم کے پاس)

صفا

مروہ

مسعی خصوصاً دونوں میل سبز کے درمیان

عرفات خصوصاً نزدموقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مزدلفہ خصوصاً معشر الحرام (یعنی جبل قزح)

منیٰ

ہفدہم،ہژدہم،نوردہم۔جمرات ثلثہ

نظر گاہ کعبہ جہاں کہیں ہواوران اماکن سے بعض میں اجابت بعض کے نزدیک بعض اوقات سے خاص ہے۔

"أشار إلیہ الفاضل علی القاریٔ فی "شرح اللباب" وبسطہ الطحطاوی فی "حاشیتی الدرّ ومراقی الفلاح"

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشادفرماتے ہیں کہ اگر اسے عام رکھا جائے تو اس کا فضل عام ہے۔

مسجدِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مکان استجابت دعا جہاں ایک مرتبہ دعا ہوں وہاں پھر دعا کرے۔

هُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ ۔(پارہ۳،سورۂ آل عمران،آیت ۳۸) **ترجمہ**: یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو۔

---

[۳] (سنن ابن ماجہ،کتاب المناسک،باب فضل الطّواف،جلد۲،صفحہ۹۸۵،حدیث ۲۹۵۷،داراحیاء الکتب العربیۃ)

خواہ اپنی کسی دعا کا قبول دیکھے، خواہ دوسرے مسلمان بھائی کی جس طرح سیدنا زکریا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر فضلِ اعظم ربِّ اکرم اور بے فصل کے میوے اُنہیں ملنا دیکھ کر وہیں اپنے لئے فرزند عطا ہونے کی دعا کی۔

اولیاءاللہ کی مجالس "نَفَعَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِبَرَكَاتِهِمْ أَجْمَعِيْنَ" (اللہ تعالیٰ ہمیں تمام ہی اولیاء وعلماء کی برکتوں سے نفع پہنچائے۔)

رب عزوجل حدیث قدسی میں فرماتا ہے، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ [۴]

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔

مواجہہ شریفہ حضور سَیِّدُ الشَّافِعِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن الجزری فرماتے ہیں دعا یہاں قبول نہ ہوگی تو کہاں ہوگی۔ (الحصن الحصین) [۵]

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○ (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۶۴)

اس پر دلیل کافی ہے اللہ تعالیٰ ہر طرح معاف کرسکتا ہے مگر ارشاد ہوتا ہے کہ

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

یہی تو وہ نکتہ اِلٰہیہ ہے جسے گم کر کے وہابیہ چاہِ ضلال میں پڑے (یعنی گمراہی کے گڑھے میں گرے۔) والعیاذ باللّٰہ رب العالمین

منبرِ اطہر کے پاس۔

مسجدِ اقدس کے ستونوں کے نزدیک۔

مسجد قبا شریف میں۔

مسجد الفتح میں خصوصاً روز چہارشنبہ بَین الظہر والعصر (خصوصاً بدھ کے دن ظہر وعصر کے درمیان)

امام احمد بسندِ جید اور بزار وغیرھما جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد فتح

---

[۴] (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل مجالس الذکر، جلد ۴، صفحہ ۲۰۶۹، حدیث (۲۵)-۲۶۸۹، دار احیاء التراث العربی-بیروت)

[۵] (تحفۃ الذاکرین بعدۃ الحصن الحصین من کلام سید المرسلین، فصل في أماكن الإجابة وهي المواضع المباركة، جلد ۱، صفحہ ۷۲، دار القلم، بیروت-لبنان)

میں تین دن دعا فرمائی دوشنبہ، سہ شنبہ، چہار شنبہ (یعنی پیر، منگل اور بدھ کے دن) چہار شنبہ کے دن دونوں نمازوں کے بیچ میں اِجابت فرمائی گئی کہ خوشی کے آثار چہرہ انور پر نمودار ہوئے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب مجھے کوئی امرِ مُہم (اہم کام) بَشِدَّت پیش آتا ہے میں اس ساعت میں دعا کرتا ہوں اِجابت ظاہر ہوتی ہے۔

باقی مساجد طیبہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔

وہ کوئیں جنہیں حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت ہے۔

جبلِ اُحد شریف (یعنی اُحد پہاڑ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام مَشاہدِ متبرکہ۔

مزاراتِ بقیع واُحد جیسے سیدنا امیر حمزہ ودیگر شہدائے اُحد۔

مزارِ مُطَہَّر ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے دو رکعت نماز پڑھتا اور قبرِ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر دعا مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ رَوا (پوری) فرماتا ہے۔

یہ مضمون امام ابن حجر مکی شافعی نے "خیرات الحِسان فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنیفة النعمان "میں نقل فرمایا۔ ؁۶

مزارِ مبارک حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام شافعی قدس سرہ فرماتے ہیں ''وہ اِستجابتِ دعا کے لئے تریاقِ مُجَرَّب ہے'' (یعنی دعا کے قبول ہونے میں نہایت تجربہ شدہ عمل ہے) ؁۷

تربتِ سراپا برکت حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مزار فائض الانوار سیدنا معروف کرخی قدس سرہ

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں وہاں اِجابت مُجَرَّب ہے۔ کہتے ہیں سو بار سورہ اخلاص وہاں پڑھ کر جو چاہے

؁۶ (الخیرات الحسان، الفصل الخامس والثلاثون فی تأدب الأئمة معه فی مماته کما هو فی حیاته وإنّ قبره یزار لقضاء الحوائج، صفحہ ۱۵۷، دار الهدی والرشاد)

؁۷ (لمعات التنقیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، جلد۴، صفحہ ۳۷۸، لاہور)

(شرح المواهب للزرقانی، المقصد السابع، الفصل الأوّل فی وجوب محبته واتباع سنته والاقتداء بهدیه وسیرته صلی اللہ علیہ وسلم، جلد۹، صفحہ ۱۳۸، دار الکتب العلمیة، بیروت)

اللہ تعالیٰ سے مانگے،حاجت پوری ہو۔

مرقدِ مبارک حضرت خواجہ غریب نواز معین الحق والدین چشتی قُدِّس سِرُّہٗ

حضرت اِمام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی اوران کی زوجہ مطہرہ فقیہہ فاضلہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بَین

المُزارین (یعنی ان دونوں بزرگوں کے مزاروں کے درمیان)۔

یوں ہی حضرت سیدی ابوعبداللہ محمد بن احمد قرشی وحضرت سیدی ابن رسلان قدس سرہ تعالیٰ سرہما کے مزاروں کے درمیان۔

ان کے مزارات بیت المقدس میں ہیں۔

قرافہ میں امام اَشْہَب وابن القاسم رحمہما اللہ کے مزاروں کے درمیان کھڑے ہوکر سو بار قل ھواللہ شریف پڑھے پھرُ وبقِبلہ

جو دعا کرے قبول ہو۔

مرقدِ امام ابن لال محدث احمد بن علی ہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس۔ [۸]

اسی طرح تمام اولیاء وصلحاء ومحبوبانِ خدا تعالیٰ کی بارگاہیں،خانقاہی آرامگاہیں۔

۱۲۹۳ھ میں فقیر کو اکیسواں سال تھا اعلیٰ حضرت مصنف غلام سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد وحضرت محبّ الرسول جناب مولانا مولوی محمد عبدالقادر بدایونی کے ہمراہ رکاب حاضر بارگاہ حضور پرنور،محبوب الٰہی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم ہوا۔حجرہ مقدسہ کے چار طرف مجالس باطلہ لہو وسرور گرم تھیں شور وغوغا سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی دونوں حضرات عالیات اپنے قُلوبِ مطمئنہ کے ساتھ حاضر مواجہہ اقدس ہوکر مشغول ہوئے اس فقیر بے توقیر نے ہجوم شور وشر سے خاطر پریشان پائی دروازہ مطہرہ پر کھڑے ہوکر حضرت سلطان الاولیاء سے عرض کی کہ اے مولیٰ! غلام جس لئے حاضر ہوا یہ آوازیں اس میں خلل انداز ہیں یہ عرض کرکے بسم اللہ کہہ کر دہنا پاؤں دروازہ حجرہ طاہرہ میں رکھا بعون رَبِّ قدیر وہ سب آوازیں دفعۃً گم تھیں۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ لوگ خاموش ہورہے ہیں، پیچھے پھر کر دیکھا تو وہی بازار گرم تھا۔قدم کہ رکھا تھا باہر ہٹایا پھر آوازوں کا وہی جوش پایا پھر بسم اللہ کہہ کر دہنا پاؤں اندر رکھا بحمداللہ پھر ویسے ہی کان ٹھنڈے تھے اب معلوم ہوا کہ یہ مولیٰ کا کرم اور حضرت سلطان الاولیاء کی کرامت اور اس بندہ ناچیز پر رحمت ومَعُونَت ہے شکرِ الٰہی بجالایا اور حاضر مواجہہ عالیہ ہوکر مشغول رہا کوئی آواز نہ سنائی دی جب باہر آیا پھر وہی حال تھا کہ خانقاہِ اقدس کے باہر قیام گاہ تک پہنچنا دشوار ہوا فقیر نے یہ اپنے اوپر گزری ہوئی گزارش کی کہ اول تو وہ نعمت الٰہی تھی اور رب عزوجل فرماتا ہے،وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ o (پارہ ۳۰،سورۂ الضحیٰ،آیت ۱۱)

[۸] (کشف الظنون،جلد۲،صفحہ ۱۷۳۶،مکتبۃ المثنی۔بغداد)

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

مع ہذا اِس میں غلامان اولیائے کرام کے لیے بشارت اور منکروں پر بلا و حسرت ہے۔

الٰہی! صدقہ اپنے محبوبوں کا ہمیں دنیا و آخرت و قبر و حشر میں اپنے محبوبوں کے برکات بے پایاں سے بہرہ مند فرما۔ [۹]

نوٹ ☜ یہ تمام مضمون احسن الدعاء شریف کا ہے اب چند مقامات فقیر تبرک کے طور پر عرض کرتا ہے۔

امام الاولیاء، غوث الاغواث سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدالاولیاء حضور داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ

سیداحمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

آپ کا مزار شریف بصرہ کے نواح میں ہے ایک بار حاضری ہوئی۔ حضرت سیداحمد کبیر فارعی نے بارگاہِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ حضور ہاتھ باہر کیجئے تاکہ اسے چوموں۔ فقیر نے وہاں عرض کی اس کرامت کے صدقے کے آپ اور کچھ نہ کیجئے تو کم ازکم ہم غریبوں دور دور سے آنے والوں پر نظر شفقت فرمائیے ہم اہل قافلہ کو ایسا محسوس ہوتا تھا بلکہ امید ہے ہم سب پر کرم ہوگیا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا سفرنامہ ''شام، بغداد اور حجاز''

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں میزبان اول) کا مزار۔

سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ موذنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا مزار شام سوریہ دارالخلافہ دمشق میں ہے۔

سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے متعدد مزارات ہیں ایک شام میں دوسرے بغداد کے گرد ونواح میں۔ فقیر اس مزار پر حاضر ہوا۔

سیدنا محکم دین سیرانی قدس سرہ آپ کا مزار سمہ سٹہ ضلع بہاولپور کے نواح میں ہے۔

سیدنا حافظ عبدالخالق قدس سرہ آپ کا مزار اسٹیشن بخش خان ضلع بہاولنگر میں ہے آپ سیدنا اُویس قدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے براہ راست خلیفہ ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''سلسلہ اُویسیہ کے تین قطب'' میں۔

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی قدس سرہ آپ کا مزار چشتیاں ضلع بہاولنگر کے نواح میں ہے۔

حضرت بابا فرید گنج شکر پاکپتن شریف۔

حضرت شاہ سلیمان تونسوی قدس سرہ آپ کا مزار تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہے۔

سیدنا بہاؤالحق والدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ

---

[۹] (اُحسن الوعاء لآداب الدعاء مع ذیل المدعا لأحسن الوعاء، فصل چہارم اَمکنۂ اجابت میں، صفحہ ۱۲۸ تا ۱۴۲، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ کوٹ مٹھن شریف

سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوچ شریف

سیدنا شہباز قلندر سہون شریف ضلع داوو سندھ

یہ چند نمونے ہیں ورنہ ہر ولی کامل کے مزار پر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں صرف زائر کو توجہ قلبی اس طرف کرنے کی کمی ہے۔ اہل مزار کی توجہ مبذول کرائی جائے تو کام بن جاتا ہے کیونکہ قاعدہ ہے،

نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں　　　اگر ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

غیروں سے طلب دعا اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا سنتا ہے قبول فرمائے یا نہ فرمائے لیکن اپنے محبوبوں کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے جیسے حدیث قدسی میں اس کا وعدہ ہے اسی لئے اہل سنت بزرگوں سے دعا کی التجا کرتے ہیں وہ زندہ ہوں یا صاحب مزار۔ چند حوالے حاضر ہیں

☆ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے بچوں سے اپنے لئے دعا کراتے کہ دعا کرو عمر بخشا جائے۔

☆ صائم (روزہ دار)　　　☆ حاجی

☆ مریض سے دعا کرانا اثر تمام رکھتا ہے اور مبتلا وہ جو کسی دنیوی بلا میں گرفتار ہو یہ مریض سے عام ہو۔ ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں ابودرداء سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اِغْتَنِمُوا دَعْوَةَ الْمُؤمِنِ الْمُبْتَلَى یعنی مسلمان مبتلاء کی دعا غنیمت جانو۔ [۱۰]

فائدہ جب مطلب حاصل ہوا سے خدا تعالیٰ کی عنایت و مہربانی سمجھے اپنی چالاکی دانائی نہ جانے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ز ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا لا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُه‘ عَلٰى عِلْمٍ۔

ترجمہ: پھر جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے علم کی بدولت ملی ہے۔

بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ ۔(پارہ ۲۴،سورۃ الزمر، آیت ۴۹)　　　**ترجمہ:** بلکہ وہ تو آزمائش ہے۔

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ o (پارہ ۲۴،سورۃ الزمر، آیت ۴۹)　　　**ترجمہ:** لیکن بہت لوگ جانتے نہیں۔

اور اس نعمت کو اپنی دانائی کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ ایسا شخص پھر اگر دعا کرتا ہے قبول نہیں ہوتی۔ جو کریم کا احسان نہیں مانتا لائق عطا

۱۰(جامع الاحادیث للسیوطی، باب الھمزۃ مع الغین، جلد ۲، صفحہ ۶، حدیث ۳۴۴۶، دارالفکر، بیروت)

نہیں مستوجِب (یعنی مستحق) سزا ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَه مَعِیْشَةً ضَنْکًا ۔(پارہ ۱۶،سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۲۴)

ترجمہ: اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگی ہے۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ۔(پارہ ۱۳،سورۂ ابراہیم، آیت ۷)

ترجمہ: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا۔

حدیث میں قبولِ دعا دیکھنے کے وقت یہ دعا اِرشاد فرمائی، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِه، وَجَلَالِه تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ [۱۱]

سب خوبیاں اللہ معبود کریم کو جس کی ذات وعزت وجلال ہی پر تمام اچھائیوں کا منتہا ہے۔

خاتمہ ذیل میں چند دعائیں عرض کردیں جن میں اجابت دعا کی قوی امید ہے یہ بھی اکثر امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی بیان کردہ ہیں یہ دراصل اسم اعظم کے متعلق ہیں ان کی تفصیل فقیر نے رسالہ "الجوھر المنظم فی الاسم الاعظم" میں عرض کی ہے تبرکاً چند یہاں عرض کردوں۔

حدیث میں آیت کریمہ "لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ صلے ق اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"

(پارہ ۱۷،سورۂ الانبیاء، آیت ۸۷)

"**ترجمہ**: کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بیشک مجھ سے بے جا ہوا" کی نسبت فرمایا یہ اسم اعظم ہے جو اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو۔

علماء فرماتے ہیں آیہ کریمہ قبولِ دعا خصوصاً دفعِ بلا میں اثرِ تمام رکھتی ہے۔

سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم نہ بتادوں کہ جب وہ اس سے پکارا جائے اِجابت کرے (یعنی قبول فرمائے) اور جب اس سے سوال کیا جائے عطا فرمائے؟ وہ وہ دُعا ہے جو یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین تاریکیوں میں کی تھی "لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ صلے ق اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" کسی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خاص یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تھا یا سب مسلمانوں کے لئے ہے؟ فرمایا مگر تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہ سنا کہ

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ لا وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَکَذٰلِکَ نُـنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ o (پارہ ۱۷،سورۂ الانبیاء، آیت ۸۸)

---

[۱۱] (المستدرك علی الصحیحین، کِتَابُ الدُّعَاءِ، وَالتَّکْبِیرِ، وَالتَّهْلِیلِ، وَالتَّسْبِیحِ وَالذِّکْرِ، جلد ۱، صفحہ ۷۳۰، حدیث ۱۹۹۹، دارالکتب العلمیۃ-بیروت)

”**ترجمہ**: تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسی ہی نجات دیتے ہیں“۔ [۱۲]

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ اَنِّی اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ [۱۳]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس گواہی کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ بے شک تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اکیلا و بے نیاز ہے کہ نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ تو کسی سے پیدا ہوا اور تیرے جوڑ کا کوئی نہیں۔

ارشاد فرمایا قسم خدا کی تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ اسمِ اعظم لے کر سوال کیا کہ جب اس سے سوال کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور جب اس سے دعا کی جاتی ہے قبول فرماتا ہے۔

امام ابوالحسن علی مَقدِسی و امام عبدالعظیم منذری و امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں اور دربارہ اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید و صحیح تر ہے۔ [۱۴]

ایک حدیث میں آیا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے، [۱۵] وَ اِلٰـھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ ط لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ (پارہ ۲، سورۃ البقرہ، آیت ۱۶۳)

”**ترجمہ**: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا، مہربان ہے“۔

اور الٓمّٓ o اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ o (پارہ ۳، سورۃ آل عمران، آیت ۱،۲)

”**ترجمہ**: الم۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا“۔

بعض علماء ”یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ“ (اے زمین و آسمانوں کو بے کسی نمونہ کے پیدا فرمانے والے اے عظمت و بزرگی والے) کو اسم اعظم کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں سری بن یحییٰ بعض اولیاء سے راوی ہیں میں دعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ سے کہ مجھے اسمِ اعظم

---

[۱۲] (المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ الدُّعَاءِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَالتَّسْبِيحِ وَالذِّكْرِ، جلد۱، صفحہ ۶۸۵، حدیث ۱۸۶۵، دار الکتب العلمیۃ-بیروت)

[۱۳] (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، جلد۲، صفحہ ۷۹، حدیث ۱۴۹۳، المکتبۃ العصریۃ، صیدا-بیروت)

(مسند احمد بن حنبل، حدیث بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ، جلد ۳۸، صفحہ ۶۴، حدیث ۲۲۹۶۵، مؤسسۃ الرسالۃ)

[۱۴] (الترغیب والترھیب للمنذری، کتاب الذکر والدعاء، جلد۲، صفحہ ۳۱۹، حدیث ۲۵۴۳، دار الکتب العلمیۃ-بیروت)

[۱۵] (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، جلد۲، صفحہ ۸۰، حدیث ۱۴۹۶، المکتبۃ العصریۃ، صیدا-بیروت)

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ، باب ماجاء فی جامع الدعوات عن ال نبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد۵، صفحہ ۳۹۴، حدیث ۳۴۷۸، دار الغرب الاسلامی-بیروت)

دکھادے مجھے آسمان میں ایک ستارہ نظر پڑا جس پر لکھا تھا، يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۱٦

بعض علماء نے ''يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ''کواسم اعظم کہا۔

حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن صامت رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرتے سنا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ ۱۷

(أخرجه أحمد وابن أبي شيبة والأربعة وابن حبان والحاكم عن أنس رضی اللہ تعالی عنہ)

(احمد، ابن ابی شیبہ اور اصحابِ سنن اربعہ یعنی ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ و ابن حبان اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کی تخریج کی)

حدیث میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یوں دعا کی، اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهَ، وَأَدْعُوكَ الرَّحْمَنَ، وَأَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ، وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي ۔ ۱۸

یعنی اے اللہ میں تجھے اللہ، رحمٰن اور بر رحیم کہہ کر پکارتی ہوں اور اے اللہ! میں تیرے تمام اسمائے حسنیٰ کے وسیلے سے جو میں جانتی ہوں اور جو نہیں جانتی تیری بارگاہ میں دعا کرتی ہوں کہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

ابو درداء و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اسم اعظم ''رب رب'' ہے۔ ۱۹

حدیث میں آیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ ''یارب یارب'' کہتا ہے رب عزوجل فرماتا ہے لبیک اے میرے بندے! مانگ کہ تجھے دیا جائے۔ ۲۰

۱٦(الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الذکر والدعاء، جلد۲، صفحہ۳۱۹، حدیث ۲۵۴۰، دارالکتب العلمیۃ-بیروت)

۱۷(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب اسم اللہ الاعظم، جلد۲، صفحہ۱۲۶۸، حدیث ۳۸۵۸، داراحیاء الکتب العربیۃ)

(مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، جلد۱۹، صفحہ۲۳۸، حدیث ۱۲۲۰۵، مؤسسۃ الرسالۃ)

۱۸(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب اسم اللہ الاعظم، جلد۲، صفحہ۱۲۶۸، حدیث ۳۸۵۹، داراحیاء الکتب العربیۃ)

۱۹(المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ الدُّعَاءِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَالتَّسْبِيحِ وَالذِّكْرِ، جلد۱، صفحہ۶۸۴، حدیث ۱۸۶۰، دارالکتب العلمیۃ-بیروت)

۲۰(الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الذکر والدعاء، جلد۲، صفحہ۳۲۰، حدیث ۲۵۴۶، دارالکتب العلمیۃ-بیروت)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اسمِ اعظم ''اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ '' (اللہ اللہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے) ہے۔ ۲۱

ابوامامہ باہلی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبدالرحمٰن شامی کہتے ہیں اسم اعظم ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' (آپ زندہ اوروں کو قائم رکھنے والا) ہے۔ (الحصن الحصین) ۲۲

امام قاضی عیاض نے بعض علماء سے نقل فرمایا ''اسمِ اعظم کلمہ توحید ہے''۔ ۲۳

امام فخر الدین رازی و بعض صوفیاءِ کرام نے کلمہ ''ھو'' کو اسمِ اعظم بتایا۔ ۲۴

جمہور علماء فرماتے ہیں کہ ''اللہ'' اسمِ اعظم ہے۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شرط یہ ہے کہ تو اللہ کہے اور اس وقت تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہ ہو۔ ۲۵

بعض علماء نے ''بسم اللہ'' شریف کو اسم اعظم کہا۔

حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول کہ ''بسم اللہ'' زبانِ عارف سے ایسی ہے جیسے ''کُن'' کلامِ خالق سے۔ ۲۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو ان پانچ کلموں سے ندا کرے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے اللہ عزوجل عطا فرمائے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۲۷

اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے۔ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ساری بادشاہت اسی کے لئے ہے اور سب خوبیاں اسی کو اور وہ تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

---

۲۱ (فتح الباری لابن حجر، قَوْلُہٗ بَابُ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، جلد ۱۱، صفحہ ۲۲۵، دارالمعرفۃ - بیروت)

۲۲ (تحفۃ الذاکرین بعدۃ الحصن الحصین من کلام سید المرسلین، فصل اختلف فی الاسم الاعظم علی نحو اربعین قولا، جلد ۱، صفحہ ۸۳، دارالقلم، بیروت - لبنان)

۲۳ (فتح الباری لابن حجر، باب اللہ مائۃ اسم غیر واحدۃ، جلد ۱۱، صفحہ ۲۲۵، دارالمعرفۃ - بیروت)

۲۴ (الحاوی للفتاوی، الدر المنظم فی الاسم الاعظم، جلد ۱، صفحہ ۴۷۳، دارالفکر، بیروت - لبنان)

۲۵ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، مقدمۃ المؤلف، جلد ۱، صفحہ ۶، دارالفکر - بیروت)

۲۶ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، مقدمۃ المؤلف، جلد ۱، صفحہ ۶، دارالفکر - بیروت)

۲۷ (المعجم الکبیر للطبرانی، باب المیم، من اسمہ مطلب، جلد ۱۹، صفحہ ۳۶۱، حدیث ۸۴۹، مکتبۃ ابن تیمیۃ - القاھرۃ)

(المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، ابواسحاق الھمدانی عن معاویۃ، جلد ۸، صفحہ ۲۷۹، حدیث ۸۶۳۴، دارالحرمین - القاھرۃ)

اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل کی توفیق کے بغیر برائی سے بچنے کی کچھ طاقت نہیں اور نہ ہی نیکی کرنے کی کچھ قوت۔

جو شخص ''یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن'' تین بار کہے فرشتہ کہتا ہے مانگ کہ ''أَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ'' نے تیری طرف توجہ فرمائی۔ ۲۸

پانچ بار ''یَا رَبَّنَا'' کہنے کا فضل امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

یہی خاصیت اَسمائے حُسنیٰ کی ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ''یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ'' (اے عظمت وبزرگی والے!) کہتے سنا، فرمایا مانگ کہ تیری دعا قبول ہوئی۔ ۲۹

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے حضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل میرے پاس کچھ دعائیں لائے اور عرض کی جب حضور کو کوئی حاجت پیش آئے انہیں پڑھ کر دعا مانگیں، یَا بَدِیْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا کَاشِفَ السُّوْءِ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا إِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ بِکَ أَنْزِلَ حَاجَتِیْ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا ۳۰

یعنی اے آسمانوں اور زمین کو بے کسی نمونہ کے پیدا فرمانے والے! اے عظمت وبزرگی والے! اے فریادرسوں کی فریادرسی فرمانے والے! اے مدد چاہنے والوں کی مدد فرمانے والے! اے سب آفتوں کو دور فرمانے والے! اے سب سے زیادہ مہربان، اے پریشان حالوں کی دعا قبول فرمانے والے! اے سب جہاں والوں کے معبودِ برحق! تیری ہی طرف سے میری حاجت آئی اور تو ہی اس کو زیادہ جانتا ہے تو تو اس حاجت کو روا فرما۔ ۳۱

---

۲۸ (المستدرک علی الصحیحین، کِتَابُ الدُّعَاءِ، وَالتَّکْبِیرِ، وَالتَّهْلِیلِ، وَالتَّسْبِیحِ وَالذِّکْرِ، وَأَمَّا حَدِیثُ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ، جلد۱، صفحہ۷۲۸، حدیث ۱۹۹۶، دارالکتب العلمیۃ-بیروت)

۲۹ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ، باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید، جلد۵، صفحہ۴۲۸، حدیث ۳۵۲۷، دار الغرب الاسلامی-بیروت) دعا کے الفاظ میں اضافہ ہے۔

۳۰ (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الف، من اسمہ محمد، جلد۱ صفحہ۵۲، حدیث ۱۴۵، دار الحرمین-القاهرة)
(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الادعیۃ الماثورۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی دعا بها، جلد۱۰، صفحہ۱۷۹، حدیث ۱۷۳۹۷، مکتبۃ القدسی-القاهرة)

۳۱ (اُحسن الوعاء لآداب الدعاء مع ذیل المدعا لاَحسن الوعاء، فصل اسم اعظم وکلماتِ اجابت میں، صفحہ۱۴۳ تا ۱۵۲، ناشر مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

تتمہ بعض لوگ اس وہم کا بڑا پرچار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے وہ کیسے ٹل سکتا ہے اس کی تقدیر کو مان کر پھر ولیوں کے پاس بالخصوص اہل مزارات سے دعا مانگنے کا کیا فائدہ؟

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے، مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ۔(پارہ۲۶،سورۃق،آیت۲۹)**ترجمہ**:''میرے یہاں بات بدلتی نہیں''۔

اورفرمایا، وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا۔(پارہ۸،سورۃالانعام،آیت۱۱۵)

ترجمہ:''اور سچ اور انصاف میں تیرے رب کے کلمات کامل ہیں''۔

اس کا جواب آسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر حق ہے اور وہ اپنی تقدیر تبدیل کردے تو بھی مالک ہے۔وہ خود فرماتا ہے،

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ۔(پارہ۱۳،سورۃالرعد،آیت۳۹)

ترجمہ:''اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے''۔

فقیر اس آیت کی تفسیر مفصل فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان میں لکھ چکا ہے۔مذکورہ بالا وہم کا جواب حضرت امام غزالی قدس سرہ کی احیاء العلوم میں ہے کہ اگر کوئی سوال کرے کہ دعا کا فائدہ ہی کیا جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر ٹلنے والی نہیں۔

جواب یہ بھی من جملہ قضاوقدر کا حکم ہے کہ دعا تقدیر بدل دیتی ہے اس لئے کہ دعا بلاؤں کے رد کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔دعا تقدیر کے سامنے ڈھال بن جاتی ہے جب ڈھال کو تیر کے روکنے کے لئے تقدیر کا انکار نہیں تو پھر دعا کو ڈھال بنا کر تقدیر کے روکنے کا سبب ماننا کیوں گناہ سمجھا جائے۔اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا اٹل فیصلہ سنا کر اس کے ٹالنے کا سبب بھی بتایا ہے اور تقدیر ٹالنے والی یہی دعا ہے۔ [۳۲]

تبصرۂ اُویسی غفرلہ مخالفین کا یہ دھوکہ اس لئے عوام پر اثر انداز ہوتا ہے کہ وہ ایک علمی خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں وہ علی الاطلاق کہہ دیتے ہیں خدا کی تقدیر کوئی نہیں ٹالتا ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ تقدیر الٰہی کو کوئی نہیں ٹالتا ہاں اللہ تعالیٰ خود ٹالتا ہے لیکن کسی پیارے محبوب کی دعا و التجا پر اور اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ''بدل جاتی ہیں تقدیریں'' میں ہے۔

یہاں مختصر عرض کروں کہ تقدیر کئی قسم کی ہیں بعض نہ ٹلنے والی،بعض ٹلنے والی۔علماء کرام نے تقدیر کی قسمیں بتائی ہیں۔تفسیر مظہری میں اسی آیت کے تحت مفصل لکھا ہے فقیر نے اس کا خلاصہ بہارِ شریعت سے لیا ہے۔

قضا تین قسم کی ہے،

مُبرَم ِحقیقی کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں اور معلّق محض کہ صُحفِ ملائکہ میں کسی شے پر اُس کا معلّق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے اور معلّق شبیہ بہ مُبرَم کہ صُحفِ ملائکہ میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے۔وہ جو مُبرَم ِحقیقی ہے اُس کی

---

[۳۲] (روح البیان،پارہ۱۳،سورۃالرعد،آیت۳۹،جلد۴،صفحہ۳۸۵،دارالفکر-بیروت)

تبدیل ناممکن ہے اکابر محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو اُنھیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔

ملائکہ قومِ لوط پر عذاب لے کر آئے، سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبیّنا الکریم وعلیہ افضل الصّلاۃ والتسلیم کہ رحمتِ محضہ تھے اُن کا نامِ پاک ہی ابراہیم ہے یعنی ''ابِ رحیم'' مہربان باپ اُن کافروں کے بارے میں اتنے ساعی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے اُن کا رب فرماتا ہے،

یُجادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ہ (پارہ ۱۲، سورۂ ہود، آیت ۷۴) **ترجمہ**: ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔

یہ قرآنِ عظیم نے اُن بے دینوں کا رَد فرمایا جو محبوبانِ خدا کی بارگاہِ عزت میں کوئی عزت و وجاہت نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اس کے حضور کوئی دَم نہیں مار سکتا، حالانکہ اُن کا رب عزوجل اُن کی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمانے کو خود ان لفظوں سے ذکر فرماتا ہے کہ ''ہم سے جھگڑنے لگے قومِ لوط کے بارے میں''۔

حدیث میں ہے شبِ معراج حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اللہ عزوجل کے ساتھ بہت تیزی اور بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے دریافت فرمایا ''کہ یہ کون ہیں؟ ''عرض کی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرمایا ''کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں؟ ''عرض کی اُن کا رب جانتا ہے کہ اُن کے مزاج میں تیزی ہے۔

جب آیۂ کریمہ ''وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی'' (پارہ ۳۰، سورۃ الضحیٰ، آیت ۵) ''**ترجمہ**: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔ نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

إِذًا لَا أَرْضَى وَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ۔ [۳۳]

ایسا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی آگ میں ہو۔

یہ تو شانیں بہت رفیع ہیں، جن پر رفعت عزت و وجاہت ختم ہے۔ ''صلوات اللّٰہ تعالیٰ و سلامہ علیھم'' مسلمان ماں باپ کا کچا بچہ جو حمل سے گر جاتا ہے اُس کے لئے حدیث میں فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ عزوجل سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لئے ایسا جھگڑے گا جیسا قرض خواہ کسی قرض دار سے یہاں تک کہ فرمایا جائے گا، أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ۔ [۳۴]

---

[۳۳] (تفسیر الفخر الرازی، سورۃ الضحیٰ، آیت ۵، جلد ۳۱، صفحہ ۱۹۴، دار احیاء التراث العربی-بیروت)

[۳۴] (سنن ابن ماجہ، کتاب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فیمن أصیب بسقط، جلد ۱، صفحہ ۵۱۳، حدیث ۱۶۰۸، دار احیاء الکتب العربیۃ)

اے کچے بچے! اپنے رب سے جھگڑنے والے! اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا مگر ایمان والوں کے لئے بہت نافع اور شیاطین الانس کی خباثت کا دافع تھا کہنا یہ ہے کہ قومِ لوط پر عذاب قضائے مُبرَم حقیقی تھا خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اس میں جھگڑے تو اُنھیں ارشاد ہوا، یٰۤـاِبۡـرٰهِیۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدۡ جَآءَ اَمۡرُ رَبِّکَ ۚ وَ اِنَّهُمۡ اٰتِیۡهِمۡ عَذَابٌ غَیۡرُ مَرۡدُوۡدٍ ۝ (پارہ ۱۲، سورۂ ہود، آیت ۷۶)

ترجمہ: ''اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ، بیشک تیرے رب کا حکم آچکا اور بیشک ان پر عذاب آنے والا ہے کہ پھیرا نہ جائے گا''۔

اور وہ جو ظاہر قضائے معلّق ہے اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دُعا سے، اُن کی ہمت سے ٹل جاتی ہے اور وہ جو متوسّط حالت میں ہے جسے صُحفِ ملائکہ کے اعتبار سے مُبرَم بھی کہہ سکتے ہیں اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔

حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہیں، ''میں قضائے مُبرَم کو رد کر دیتا ہوں''۔

اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا، اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ [۳۵]

''بیشک دُعا قضائے مُبرم کو ٹال دیتی ہے''۔

نوٹ﴾ اس حدیث کی تشریح مع تحقیق فقیر کے رسالہ ''الدعاء یرد القضاء'' میں پڑھیں۔

هذا آخر ما رقمه قلم

الفقیر القادری ابوالصالح **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۵ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ بروز ہفتہ قبل صلوٰۃ العصر

---

[۳۵] (کنز العمال، کتاب الاذکار، جلد ۲، صفحہ ۶۳، حدیث ۳۱۲۰، مؤسسۃ الرسالۃ - بیروت)

(بہارِ شریعت، حصہ اول، عقائد متعلقہ ذات وصفات الٰہی عزوجل، صفحہ ۱۹ تا ۲۰، جلد اول، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

﴾ہدیہ تشکر﴿

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنۡ لَمۡ یَشۡکُرِ النَّاس، لَمۡ یَشۡکُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ [۳۶]

یعنی جس نے لوگوں کا شکر نہ کیا اُس نے اللہ کا شکر نہ کیا۔

فقیر کی تصانیف کی اشاعت میں جو حضرات منہمک ہیں اُن میں حضرت علامہ صاحبزادہ محمد منصور شاہ صاحب قادری اُویسی کی شخصیت نمایاں ہے۔ یہ رسالہ بھی انہی کی کاوش ہے کہ ان کے ایک کارکن عزیزم محمد زبیر اُویسی قادری بموقعہ عرس سیدنا اُویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو اس رسالہ کی اشاعت کی پیشکش کی۔ "جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء"

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

---

[۳۶] (مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، جلد ۱۲، صفحہ ۴۷۲، حدیث ۷۵۰۴، مؤسسۃ الرسالۃ)